بیاد مجلس شیخ الحدیث

افادات شیخ الحدیث مولانا عبدالحق مدظلہ

ضبط و ترتیب: مولانا عبدالقیوم حقانی

صحبتے با اہل حق

تحریک نفاذ شریعت اور علماء کی ذمہ داریاں

۲۲ اگست۔ تحصیل چارسدہ جمعیۃ علماء اسلام کے زعماء اور دارالعلوم کے فضلاء کے شدید اصرار پر حضرت شیخ الحدیث مدظلہ العالی نے بھی علماء کنونشن میں شریک ہونے پر رضامندی ظاہر کر دی چنانچہ صبح ۸ بجے مخدوم المحترم حضرت مولانا سمیع الحق مدظلہ نے حضرت شیخ الحدیث دامت برکاتہم کو لینے کے لئے ان کے دولت کدہ پر گاڑی بھیج دی اور سوا آٹھ بجے گاڑی (چارسدہ) کے لئے روانگی ہوئی۔ حضرت شیخ الحدیث مدظلہ اور جناب مدیر الحق کے ساتھ مجھے بھی اس سفر میں معیت کی سعادت حاصل ہوئی۔ تحصیل چارسدہ، علاقہ دوآبہ اور شب قدر وغیرہ سے سینکڑوں علماء بالخصوص دارالعلوم کے فضلاء کثرت سے تشریف لائے تھے۔ مسجد کھچا کھچ بھری ہوئی تھی، حضرت شیخ الحدیث مدظلہ کی صدارت میں اولاً مجھے تقریر کی دعوت دی گئی۔ اس کے بعد استاذِ محترم مولانا سمیع الحق صاحب نے مفصل خطاب فرمایا جمعیۃ کا موقف، موجودہ حالات میں علماء کا فریضۂ منصبی، تحریک نفاذِ شریعت کی ضرورت اور وقت کے تقاضے اور ملک کی موجودہ نازک ترین صورت حال میں اہل علم بالخصوص وابستگان جمعیۃ اور فضلاء دارالعلوم کی ذمہ داریوں اور عملاً مستقبل کے لائحہ عمل کی نشاندہی فرمائی۔ اجلاس کے اختتام پر حضرت شیخ الحدیث مدظلہ نے دعا سے قبل درج ذیل مختصر خطاب فرمایا۔

حضرات مشائخ عظام اور علماء کرام!

آپ حضرات کے جذبات، اس قدر حسنِ عقیدت، الفت و محبت، مجھ ناچیز اور میرے رفقاء کا استقبال و اکرام، اس پر میں آپ حضرات کا بے حد ممنون اور شکر گزار ہوں اور اللہ پاک سے دعا کرتا ہوں کہ باری تعالیٰ آپ کو اس قدر مساعی اور جد و جہد پر اجر عظیم سے نوازے اور خدا تعالیٰ آپ حضرات کی ان کوششوں کو ملک میں نفاذ شریعت کا ذریعہ بنا دے۔ اللہ تعالیٰ کے خزانوں میں کوئی کمی نہیں، دین کی حفاظت کی ذمہ داری اللہ پاک نے اپنے ذمہ لی ہے۔ اسلام کی تاریخ اور حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے کارنامے

تمہارے سامنے ہیں، جنگ بدر میں صحابہ کرام رضؓ ۳۱۳ تھے، اُحد میں مجاہدین کی تعداد ۷۰۰ تھی اور پھر تبوک میں ان کی تعداد ۴۰ ہزار تک پہنچ گئی، دن گذرتے گئے، اسلام کو عروج حاصل ہوتا گیا اور اب روئے زمین پر مسلمانوں کی تعداد کروڑوں اور اربوں کو پہنچ گئی ہے۔

اللہ کی رحمت وعنایت، اور نصرت وحمایت سے مایوس نہیں ہونا چاہیئے۔ وہ وقت یاد کرو جب اسلام کے نام لینے والے انگلیوں پر گنے جاتے تھے۔ اسلام کے نام لیوا ابوھریرۃؓ اور بلال رضؓ تھے، پھر "یدخلون فی دین اللہ افواجا" کے منظر قائم ہوئے اور لوگ جوق در جوق اسلام میں داخل ہوتے گئے —— پھر ابتداء میں اور انتہا میں ایسا کونسا وقفہ تھا جس میں اسلام کے چاہنے والوں کو مخالفت اور ایذاء اور بہتان اور مظالم کا نشانہ بنایا گیا ہو؟ مگر انہوں نے مخالفت کی پرواہ نہیں کی، طعن وتشنیع اور استہزاء کا جواب خندہ جبینی سے دیا۔ آج بھی جب علمائے حق نفاذ شریعت کی تحریک منظم کرتے ہیں، شریعت بل کی منظوری اور نفاذ کی بات کرتے ہیں، علماء کو اور سیاست دانوں کو نظام اسلام کے نفاذ کے مطالبہ اور اس بنیاد پر اتحاد وتحریک کی دعوت دیتے ہیں تو کچھ نادان دوست مخالفت کے لئے کمر کس کر میدان میں اتر آئے ہیں ——

اور میں سمجھتا ہوں کہ اب کی تحریک نفاذ شریعت اور علماء حق کا پیش کردہ شریعت بل، اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک کسوٹی اور اہل اسلام کا گویا امتحان ہے۔ اللہ پاک یہ دیکھنا چاہتے ہیں کہ نمرود کی طرح حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں ڈال کر جلا دینے کے عزائم کون اختیار کرتا ہے اور چھوٹی سی چڑیا کی طرح منہ میں پانی لے کر آتش نمرود کے بجھانے کی سعادت کے لئے کون آگے بڑھتا ہے

میرا ایمان ہے کہ اسلام کی عظمت کو کوئی بھی نقصان نہیں پہنچا سکتا، جو اس کے ساتھ وابستہ ہوگیا، کامیاب ہوگیا، جس نے منہ پھیرا، ذلیل وخوار ہوا اور انشاءاللہ نفاذ شریعت کی یہ مسعود تحریک اور علماء کا اتحاد اور جمعیۃ علماء اسلام کے جان نثاروں کا ولی اللّٰہی قافلہ ترقی کرے گا، مضبوط اور مربوط ہوگا اور مستقبل کے صالح اور اسلامی انقلاب کا ذریعہ بنے گا —— بہرحال یہ امتحان ہے مخالفت کرنے والے نہ تو شریعت بل کو ختم کرسکتے ہیں نہ نفاذ شریعت کی تحریک کو دفنا سکتے ہیں یہ آج کی کوئی نئی بات نہیں، کل بھی بڑے بڑے حکمرانوں نے شریعت کو چیلنج کیا تھا، آج ان کا نام ونشان تک باقی نہیں رہا، مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ ایک مرتبہ مرزا اسکندر اپنے دور حکومت میں اکوڑہ خٹک آیا تھا۔ اس وقت اس علاقہ کے مشہور مجاہد اور بے باک عالم اور عاشق رسول جناب حاجی محمد امین صاحب نے علماء کا ایک وفد بنا کر مرزا اسکندر سے ملاقات کی اور ان سے نفاذ شریعت

اور نظام اسلام کے فوری اجراد کا مطالبہ کیا۔ اس موقعہ پر مرزا اسکندر نے کہا تھا کہ تقسیم سے قبل ہم کہا کرتے تھے کہ تقسیم کے بعد دیوبند کے علماء سے بھی نجات حاصل ہو جائیگی مگر اب پاکستان بن جانے کے بعد حیرت ہوتی ہے کہ پتھر اٹھاؤ تو اس کے نیچے دیوبند قائم ہو چکا ہے، ملک کے کونے کونے میں دیوبندی فضلا موجود ہیں۔ اس نے کہا میرا جی چاہتا ہے کہ سونے کی کشتی بنا کر علماء کو اس میں بٹھا لوں انہیں کالے پانی کی سزا دوں، مولانا غلام غوث ہزاروی رح فرمایا کرتے۔ مرزا اسکندر! تم علماء کو سونے کی کشتی میں بٹھا کر سمندر بھیجنا چاہتے ہو ہم چاہتے ہیں کہ سونے کی کشتی بنائیں اور تمہیں لندن بھیج دیں۔ پھر دیکھا گیا کہ مرزا اسکندر کو مرنے کے بعد دفن ہونے کیلئے دو گز زمین بھی آسانی سے میسّر نہ ہو سکی، موت لندن میں آئی اور دفن ایران میں ہوا، بہر حال اس وقت کی تحریک نفاذ شریعت اور جمعیۃ علماء اسلام کا شریعت بل اہل اسلام کے لئے ایک امتحان ہے اور اللہ پاک اس ذریعہ سے ہمارے باطن کے عزائم ظاہر کرنا چاہتے ہیں کہ تم دین کے لیے کتنی جدوجہد کرتے ہو۔

الحمدللہ! کہ تنگی تحصیل چارسدہ دوآبہ اور شب قدر کے علماء اور فضلاء میں دین کیلئے کام کرنے کا جذبہ بدرجۂ اتم موجود ہے اور اگر جذبات یوں ہی برقرار رہے تو آخری فتح علماء کی ہو گی، موقف درست ہو، راستہ درست ہو تو قلت اور کثرت پر نظر کئے بغیر کام کیے جاؤ، اللہ کی مدد شامل ہو گی، خدا تعالیٰ فتح اور کامرانی سے نوازے گا۔ میں تو ضعیف، کمزور اور گنہ گار انسان ہوں، آپ حضرات علماء ہیں، صلحا اور علماء سے محبت اللہ سے محبت ہے، میں بھی اس قدر اعذار وامراض کے باوجود گھر سے نکلا ہوں، اور اگر خدا کے دین کی تبلیغ واشاعت اور نفاذ شریعت کے لئے میرے وجود کے ٹکڑے بھی درکار ہوں تو میں اس کو اپنے لئے سعادت سمجھتا ہوں۔

فضل خداوندی کا سہارا، اہل تشیع کے ناپاک عزائم

۱۳ر اگست۔ حسب معمول عصر کی مجلس شیخ الحدیث مدظلہ میں حاضر تھا کہ اچانک لاہور سے مولانا فضل رحیم صاحب اپنے رفقاء کی ایک جماعت کے ساتھ حاضر خدمت ہوئے، مصافحہ اور رفقاء کے تعارف کے بعد جب حضرت شیخ الحدیث مدظلہ سے صحت کا دریافت کیا تو آپ نے فرمایا۔

نظر کی تکلیف رہتی ہے، کمزوری اور ضعف بھی بڑھ رہا ہے، اللہ سے فضل وکرم اور ستاری وعنایت کی امید ہے باقی میں نے تو اپنی عمر ضائع کر دی، ساری عمر غفلت میں گذاری، کچھ کیا نہیں اور کچھ قابلیت بھی نہیں، آخرت میں آخر جب کچھ اپنا استحقاق ہی نہیں ہے تو نظر بغیر فضل خداوندی کے دوسری چیز پر پڑتی ہی نہیں، اللہ کا فضل درکار ہے۔

مولانا فضل رحیم صاحب نے جب مکۃ المکرمہ کے حالیہ افسوسناک سانحہ پر شیعوں کے ناپاک عزائم کا تذکرہ کیا تو حضرت شیخ الحدیث مدظلہ نے فرمایا۔

جی ہاں! تفصیلات احباب نے سنائی ہیں، اب شیعہ کی خباثتیں عالمی سطح پر ظاہر ہو رہی ہیں، اب تو اہل اسلام کو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد گرامی کہ صحابہ کی شان میں تنقیص کرنے والوں سے اجتناب کیا جائے، پر عمل کرنا چاہیئے، مگر مجھے اس پر تعجب ہے کہ شیعہ لوگ تو بیت اللہ کو منہدم کرنے اور حجر اسود کو چرانے اور شعائر اللہ کی توہین کرنے پر تلے ہوئے ہیں مگر ہمارے بعض نادان دوست انہیں گلے لگا رہے ہیں۔ شریعت بل کا تذکرہ ہوا تو حضرت شیخ الحدیث مدظلہ نے فرمایا۔

خدا کا شکر ہے، موقف درست ہے، راستہ اور سمت صحیح ہے اور الحمدللہ کہ اس سلسلہ میں ہمارا ضمیر مطمئن ہے، بڑی لالچیں اور مناصب پیش کئے گئے مگر اللہ پاک نے فضل فرمایا، برخوردار سمیع الحق کو اللہ پاک نے استقامت بخشی ہے، آئندہ بھی اللہ کریم فضل فرمائے گا، صدر ضیاء الحق کے لئے یہ اچھا موقعہ تھا، مداخلت کر کے شریعت بل کو آگے بڑھا سکتے تھے مگر انہوں نے موقع سے کام نہیں لیا، کل کے پچھتانے سے کچھ نہیں ہوگا، میں نے ان سے کہہ دیا تھا کہ اللہ کی دی ہوئی مہلت سے فائدہ حاصل کرو، بعد کے پچھتانے سے اب کا کچھ کر لینا بہتر ہے۔

حضور اقدس ﷺ نے ساری زندگی قرآن پڑھایا ہے

یکم ستمبر۔ دارالعلوم کے شعبہ دارالحفظ والتجوید کے نظام اور طلبہ کی تربیت کے سلسلہ میں بات ہو رہی تھی کہ دارالعلوم کے ناظم مولانا گل رحمن صاحب نے عرض کر دیا کہ حضرت! قاری محمد رمضان کے پاس ۳۵ طلبہ سے زائد ہیں جو حفظ کر رہے ہیں، حضرت شیخ الحدیث مدظلہ نے فرمایا۔ ماشاء اللہ، بہت خوب ہے، اللہ پاک برکت اور ہمت دے، ہم تو بوڑھے ہو گئے، ویسے بھی کوئی کام نہیں کیا، جو شخص جتنا اخلاص سے کام کرتا ہے، اللہ پاک اس کے لئے راہیں کھولتے ہیں اور پھر قرآن پڑھانا تو عین سنت نبوی ہے، حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ساری زندگی قرآن پڑھایا۔

خط و کتابت کرتے وقت خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیجئے۔ اپنا پتہ صاف اور خوشخط اردو میں تحریر کیجئے

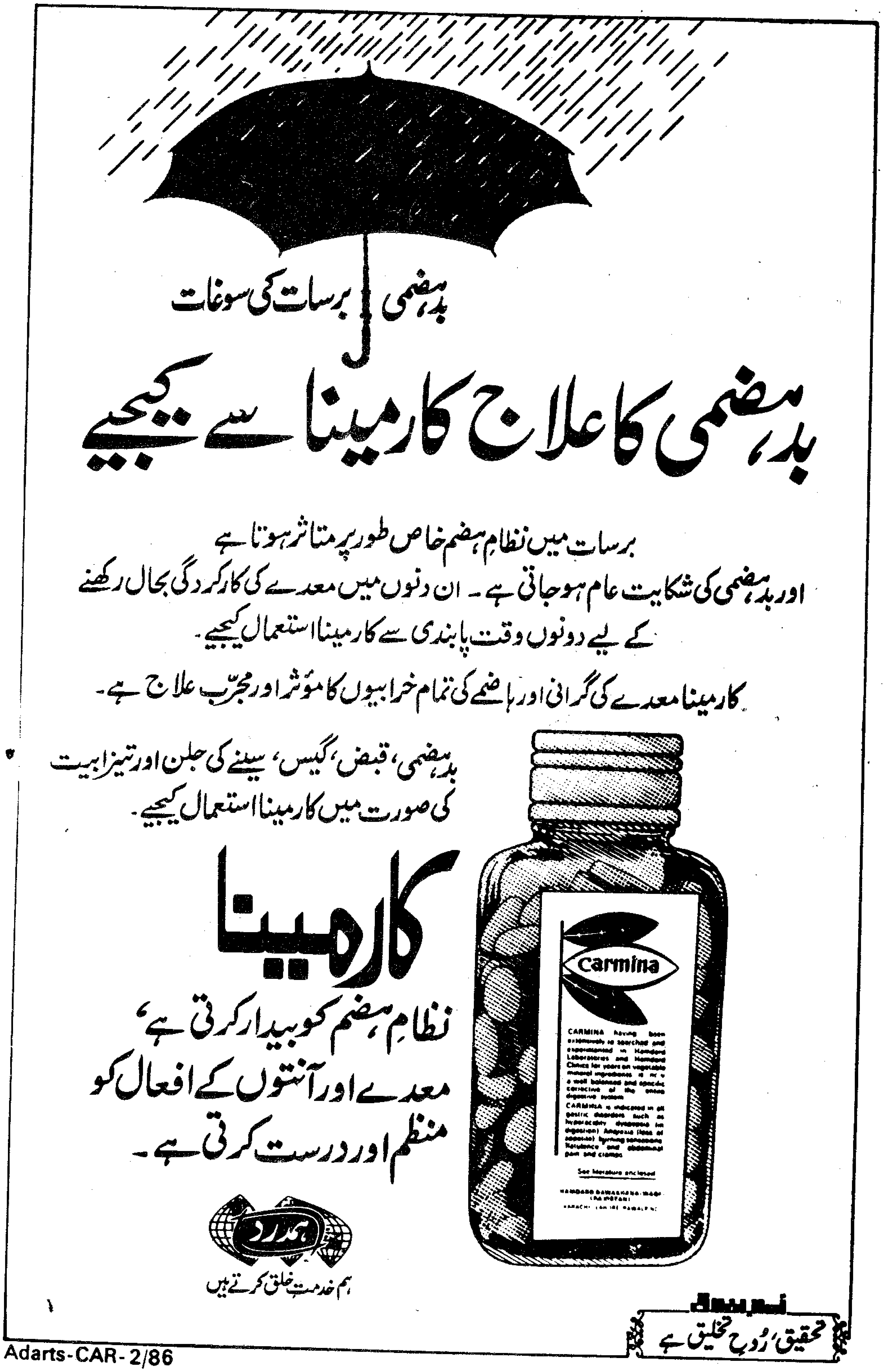

Adarts-CAR-2/86